اولاد کی تعلیم وتربیت.....ایک اہم فریضہ!

مولانا لطف الرحمٰن

اولاد کو صحیح تعلیم وتربیت دینا والدین پر ایک ایسا فریضہ ہے جس کی ادائیگی سے ایک صالح معاشرہ وجود میں آتا ہے۔ اس سے ملک وملت کو پاسبان ملتے ہیں۔ اس سے دین ووطن کے صحیح محافظ وجود میں آتے ہیں اور اس سے محبّ دین ووَطن اور سرفروش قومیں معاشرہ کو ملتی ہیں۔ تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ اپنے لیے اور اولاد کے لیے دعاؤں کا اہتمام بھی ضروری ہے، جیسا کہ سورۃ الاحقاف میں ہے:

’’رَبِّ أَوْزِعْنِیْ أَنْ أَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ أَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۔‘‘ (الاحقاف:۱۵)

ترجمہ:......’’اے رب میرے! میری قسمت میں کر کہ شکر کروں تیرے احسان کا جو تونے مجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کروں نیک کام جس سے تو راضی ہو اور مجھ کو دے نیک اولاد میری۔‘‘

اس آیت میں جہاں دعا اور اس کا طریقہ سکھایا گیا ہے، وہاں یہ درس بھی دیا گیا ہے کہ اپنی فکر کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی فکر بھی نہایت ضروری ہے، جس کو حدیث پاک میں ان الفاظ سے بیان کیا گیا کہ موت کے بعد کی نفع بخش چیزوں میں سے ایک صالح اولاد بھی ہے۔ نیک اور صالح اولاد اپنی اور اپنے بڑوں کی نیک نامی اور شان وشوکت میں اضافہ کا باعث ہوتی ہے، اس لیے کئی انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنے لیے اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد ہونے کی دعائیں فرمائی ہیں۔ اسی طرح نیک اور صالح اولاد انسان کے لیے صدقۂ جاریہ بنتی ہے، اولاد کی تعلیم وتربیت اور اُنہیں باادب اور سلیقہ شعار بنانے کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی ارشادات امت کی راہنمائی کرتے ہیں:

۱......سنن ترمذی میں حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

’’لأن یؤدب الرجلُ ولدَہٗ خیرٌ من أن یتصدق بصاع ۔‘‘ (ترمذی، ج:۲، ص:۴۷، ط: الطاف اینڈ سنز)

’’کسی شخص کا اپنے بچے کو ادب سکھانا صاع بھر صدقے سے بہتر ہے۔‘‘

۲......ترمذی ہی کی روایت ہے:

’’ما نحل والدٌ ولدَهٗ من نحل أفضل من أدب حسن ۔‘‘ (ایضاً،ص:۴۸)

’’کسی والد کی طرف سے اپنے بیٹے کے لیے اچھے ادب سے بہتر کوئی تحفہ نہیں۔‘‘

موجودہ دور میں جہاں ہمارے دین ومذہب، وتہذیب وتمدن اور قومی ثقافت پر ہر طرف سے حملے ہورہے ہیں، ان حالات میں والدین کی ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے کہ وہ انہیں صحیح نہج اور اسلامی اصولوں کی پابندی کرائیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے ہمارے بچوں کی ذہن سازی ہمارے دین ووَطن کے خلاف کی جارہی ہے۔ سرکاری تعلیمی اداروں میں تربیت نام کی کوئی چیز نہیں۔ ان حالات میں اولاد کے بارہ میں سنجیدگی کے ساتھ سوچنا اور اپنی اس ذمہ داری کو نبھانا ہمارا فرض بنتا ہے۔ فتنوں کے اس دور میں گمراہی اور بے راہ روی سے نکلنے کا ایک اور واحد راستہ یہی ہے کہ ہم اپنی اولاد کی صحیح اسلامی تربیت کریں۔ دینِ اسلام ہمیں اپنی سرزمین سے وفاداری کا درس دیتا ہے، ہجرت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو یہی درس دیا اور اسی جذبۂ وفا کو ان کے اندر اجاگر فرمایا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے:

’’ أللّٰهم حَبّبْ إلينا المدينةَ كحبنا مكةَ أو أشدَّ ۔‘‘

’’یا اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ منورہ کی محبت مکہ مکرمہ کی طرح ڈال دے، بلکہ اس سے بھی زیادہ‘‘۔

دینِ اسلام ہمیں حقوق کی ادائیگی کا درس دیتا ہے۔ اور یہ حقوق صرف انسانوں کے نہیں، بلکہ تمام مخلوقات کے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے۔ دینی تعلیمات کو اپنا کر ہمارے بڑوں نے اپنے اور اپنے اسلاف کے نام روشن کیے اور ہمارے لیے بند راستے کھول دیئے۔

اس حقیقت کو سمجھنے، سمجھانے کے لیے اور اس پیغام کو عام کرنے کے لیے ہمارے اکابر نے جوجہد اور کوششیں فرمائی ہیں، ان میں سے ایک ’’سمر کورسز‘‘ کا قیام ہے، جو مملکتِ خداداد کے گوشہ گوشہ میں مختلف مساجد، اسکولز اور دینی مدارس میں پڑھایا جاتا ہے۔ کورس کی ابتداء ۱۹۹۸ء میں جامع مسجد صالح (صدر کراچی) میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے اساتذہ کی سرپرستی میں ہوئی۔ اس اخلاص اور جہد مسلسل کا نتیجہ ہم سب کے سامنے ہے۔ ملک اور بیرون ملک اس کی کامیابی اور مانگ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس سال بھی ان شاء اللہ! ملک بھر میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی زیرسرپرستی مئی کے مہینہ میں کورس منعقد ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے اکابر کے لگائے ہوئے اس باغ کو ہمیشہ کے لیے سرسبز وشاداب رکھے۔ اس کی سیرابی کے لیے ہمیں استعمال فرمائے اور تمام اسلامی برادری کو اس کے ثمرات سے مستفید فرمائے۔ آمین!